http://www.khabrain.com E-mail:-khabrain@khabrain.com

LOCAL

ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت۔ ملتان، لاہور، اسلام آباد، کراچی، حیدرآباد، پشاور، سکھر اور مظفرآباد (آزاد کشمیر) سے شائع ہونے والا قومی اخبار

چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد

روزنامہ خبریں ملتان

Daily KHABRAIN

ایڈیٹر: امتنان شاہد

جلد 26 | پیر 16 رمضان المبارک 1438ھ 12 جون 2017ء 27 جیٹھ 2074 ب صفحات 12 قیمت 13 روپے | شمارہ 12

12/6/17

کاٹن سیمینارز اور سٹیک ہولڈرز

ہماری زراعت

نوید عصمت کاہلوں

محکمہ زراعت پنجاب، پی سی پی اے، کراپ لائف، فرٹیلائزر سیکٹر، بیوپاری، پی سی جی اے، کاشتکاروں اور کسان تنظیموں کے نمائندوں کو موجودہ سیکرٹری زراعت پنجاب کیپٹن (ر) محمد محمود ایک پیج پر لے آئے ہیں۔ 1992ء سے قبل پاکستان میں صرف ملٹی نیشنل کمپنیاں زرعی ادویات کا کاروبار کرتی تھیں۔ بعد ازاں حکومت نے زرعی ادویات میں نیشنل اور لوکل کمپنیوں کو جنرک (Generic) نام سے ادویات فروخت کرنے کی اجازت دے دی۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کراچی کے سیٹھ صاحبان نے مختلف ناموں سے زرعی ادویات کی ڈسٹری بیوشن اور سیلز کمپنیاں لانچ کیں۔ اس کے بعد پنجاب سے بھی چند کاروباری حضرات نے کمپنیاں بنائیں ان میں زیادہ تر ملٹی نیشنل کمپنیوں کی مینجمنٹ اور پیسٹی سائیڈز اور فرٹیلائزر ڈیلرز نے باہمی اشتراک سے کاروبار شروع کیے۔ اب یہ نیشنل اور لوکل کمپنیاں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور ان میں سے اکثر پی سی پی اے کے پلیٹ فارم سے ممبرشپ حاصل کیے ہوئے ہیں جبکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں کراپ لائف کے پلیٹ فارم پر اکٹھی ہیں۔ پچھلے کئی برسوں سے محکمہ زراعت اور پیسٹی سائیڈز کمپنیوں کی مینجمنٹ کا آپس میں مل بیٹھنا بھی شجر ممنوعہ کے زمرے میں آتا تھا اور محکمہ زراعت کے افسران، پرائیویٹ کمپنیوں کے نمائندگان اور مالکان نامعلوم وجوہات کی بنا پر آپس میں دوستانہ روابط بڑھانے سے گریزاں تھے۔ موجودہ سیکرٹری زراعت پنجاب کیپٹن (ر) محمد محمود کو محکمہ کی انتظامی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ابھی ایک سال کا عرصہ ہوا ہے۔ انہوں نے محکمہ کا چارج سنبھالتے ہی اس سارے معاملے کا باریک بینی سے معائنہ کیا تاکہ کاشتکاروں کیلئے معیاری زرعی ادویات کی بروقت فراہمی میں حائل تمام قسم کی رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے اور فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے کاشتکاروں کی معاشی حالت بہتر بنائی جائے۔ ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری ادویات کے گھناؤنے اور مکروہ دھندے میں ملوث عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے انہوں نے سب سے پہلے اپنے محکمہ کے پیسٹی سائیڈ انسپکٹرز اور فرٹیلائزر کنٹرولرز کو ہدایات جاری کیں کہ وہ بلاامتیاز و بلاتفریق سیمپلنگ کریں۔ اس صاف اور شفاف نظام کی بدولت اب کوئی مائی کا لال ملاوٹ کرانے کیلئے لیبارٹری تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا۔

دور حاضر میں زرعی ادویات کے سپرے کے بغیر فصلیں پیدا کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ سیکرٹری زراعت کے مشورہ پر پی سی پی اے اور کراپ لائف نے ایک کیلئے اپنے 4 ہزار زرعی گریجوایٹس کی خدمات محکمہ کو فراہم کریں مزید یہ کہ پیسٹی سائیڈز اور فرٹیلائزر سیکٹر کو کاشتکاروں کے فیلڈز میں کپاس اور دھان کے لائٹ ٹریپس لگانے کیلئے بھی آمادہ کیا۔ محکمہ زراعت اور پی سی پی اے کے باہمی اشتراک سے 15 مئی کو [illegible] سٹیٹ ملتان میں واقع ایک کنونشن سنٹر میں کاشتکاروں کے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 12 سو کی تعداد میں کپاس کے کاشتکاروں نے شرکت کی۔ اس پروگرام کو کاٹن سیمینار 2017 کا نام دیا گیا۔ اس سیمینار میں وزیر زراعت پنجاب محمد نعیم اختر خان بھابھہ مہمان خصوصی تھے جبکہ سیکرٹری زراعت پنجاب نے بطور مہمان اعزاز شرکت کی۔ یہ صوبہ پنجاب میں زراعت کی تاریخ کا ایک منفرد پروگرام تھا کیونکہ اس میں کپاس کے تمام سٹیک ہولڈرز ایک ہی چھت کے نیچے تھے۔ پی پی اے کے پلیٹ فارم سے تقریباً 18 کمپنیوں نے محکمہ زراعت کے ساتھ مل کر اس پروگرام کو آرگنائز کیا۔ اس پروگرام میں جہاں کاشتکاروں کی کثیر تعداد نے شرکت کی وہاں پر پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان کی موجودگی اور کوریج کا ذکر نہ کرنا بھی ناانصافی ہوگی۔ یہ منظر ملتان جیسے شہر میں زراعت کی تاریخ میں پہلی بار دیکھنے میں آیا۔ اس کے بعد ایسا ہی ایک پروگرام 16 مئی کو وہاڑی میں منعقد کیا گیا جس میں محکمہ زراعت اور ایف ایم سی کے مشترکہ تعاون سے کپاس کے کاشتکاروں کیلئے ایک تربیتی سیشن کا اہتمام کیا گیا۔ سیکرٹری زراعت پنجاب اس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ سیمینار میں اراکین صوبائی اسمبلی میاں ثاقب خورشید، محمد یوسف کسیلیہ، شمیلہ اسلم اور چیئرمین ضلع کونسل غلام محی الدین چشتی نے بھی شرکت کی۔ اس سلسلہ کا تیسرا پروگرام راجن پور میں 22 مئی کو محکمہ زراعت اور آئی سی آئی پاکستان کے مشترکہ تعاون سے مقامی ہوٹل میں منعقد کیا گیا جس میں تقریباً 600 سے زائد کپاس کے کاشتکاروں نے شرکت کی۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی سیکرٹری زراعت شرکت کیلئے آ رہے تھے لیکن کسی اہم میٹنگ کی وجہ سے انہیں لاہور رکنا پڑا۔ اسی طرح کے ایک سیمینار کا انعقاد 3 جون کو ضلع لودھراں میں بھی کرایا جا چکا ہے۔ ان سیمینارز میں کاشتکاروں کو کپاس کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی بارے آگاہی سمیت زیادہ سے زیادہ رقبہ پر کاشت کرنے کیلئے راغب کیا گیا اور کاشتکاروں سے بجلی، پانی، کھاد، زرعی ادویات اور بیج وغیرہ کی دستیابی کے بارے میں درپیش مسائل سے آگاہی حاصل کی گئی۔ سیکرٹری زراعت پنجاب نے کاشتکاروں کو درپیش مسائل کے حل کیلئے متعلقہ محکموں کو ہدایات بھی جاری کیں۔ موجودہ سیکرٹری زراعت نے اپنا وقت، صحت، توانائی اور صلاحیتوں کو زراعت کی ترقی اور کاشتکاروں کی خوشحالی کیلئے وقف کر دیا ہے اور صوبہ میں زرعی انقلاب لانے کیلئے اپنی انتظامی، دماغی و ذہنی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کر رہے ہیں۔ محکمہ زراعت میں یہ واحد انتظامی افسر ہیں جو فیلڈ میں جانے سمیت واٹس ایپ پر بھی عام کاشتکاروں کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھتے ہیں۔ ان کے مسائل سے جانکاری حاصل کر کے انہیں حل بھی کرتے ہیں۔ کاشتکاروں کی فلاح اور فصلوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے نت نئے منصوبے متعارف کرا رہے ہیں تاکہ کاشتکاروں کی معاشی حالت سنواری جا سکے۔ زراعت کا شعبہ دوبارہ بہتری کی طرف گامزن کر کے اس پیشے سے منسلک طبقہ کی زندگیوں میں خوشحالی لائی جا سکے۔ پچھلے چند سالوں میں مختلف وجوہات کی بنا پر کپاس کے کاشتکار دلبرداشتہ ہو چکے تھے اور کپاس کی کاشت کرنے سے گریزاں تھے۔ رواں سال کپاس کی دوبارہ بحالی اور ایک کروڑ ایکڑ کے مقرر کردہ ہدف کے حصول کیلئے کیپٹن (ر) محمد محمود اپنی ٹیم کے ساتھ بھرپور صلاحیتوں، تمام ممکنہ وسائل، نئے جذبے، بلند حوصلے، عزم مصمم ارادے، پوری قوت، بلند مورال اور کشتیاں جلا کر میدان میں اترے ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام محکموں کو کاشتکاروں کی بروقت رہنمائی اور خدمت میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کا ٹاسک سونپا ہے اور اس سارے عمل کی مانیٹرنگ اپنے ذمہ لے کر انہوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ واقعی اپنے محکمے میں کاشتکاروں کا درد رکھنے والے سچے انسان ہیں۔